جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ صلح ۱۳۴۳ ہش / یکم رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ / ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ، ۱۶ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ مگر کھانسی کی شکایت چل رہی ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہو اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا

انسان کو چاہیئے کہ مومن بنے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرے

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس کو دل سے خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔ ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ ان کی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی انہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مروں گا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی امید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مرگیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس لئے میں مسلمانوں کو دھوکا دینا نہیں چاہتا۔ اس کے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہوگئے۔ اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہوکر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن ہو تو خدا تم کو رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مؤاخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ انسان عزم نہ کرلے۔ ایک چور اگر بازار میں جاتا ہو اور ایک صراف کی دکان پر روپوں کا ڈھیر دیکھے اور اسے خیال آئے کاش کہ میرے پاس بھی اس قدر روپیہ ہو اور پھر اسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب اسے لعنت کرے اور وہ باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا۔ اور اگر پختہ ارادہ کرلے کہ اگر موقعہ ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔ آدم کے نقص میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولم نجد لہ عزماً یعنی ہم نے اس کی عزیمت نہیں پائی۔ عصیٰ آدم کے معنی ہیں کہ صورت عصیان کی ہے۔ مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلاں رستے جا کر فلاں کام کر آؤ وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے مگر وہ نافرمان نہ ہوگا۔ صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مؤاخذہ نہیں۔ (البدر ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر رشید احمد خان ایم۔بی۔ایس نے اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے Primary FRCS کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی ہمارے لئے بابرکت ہو نیز آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

خاکسار۔ احمد غلام محمد میڈیکل آفیسر سول ہاسپٹل عیسیٰ خیل

مبلغ اسلام مکرم منیر احمد صاحب عارف ۱۷ جنوری کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ۔ مکرم منیر احمد صاحب عارف اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء بروز جمعہ صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بروقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

سیرت حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے تابعین اصحاب احمد جلد سوم کے نام سے حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی سیرت شائع کی ہے۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ خدمتِ دین۔ خدمت خلق اور خدمت مساکین و غرباء کا بے انتہا جذبہ رکھتی تھیں۔ آپ کی دینی مصروفیات کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مرحومہ کا نمایاں وصف دینی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تھا۔ یہ ان کا وصف اس قدر ممتاز تھا کہ عورتوں میں تو خیر جو اُن کی پوزیشن تھی وہ تو تھی ہی۔ ان کا نمونہ اکثر مجاہد مردوں کے لئے بھی قابل رشک تھا۔" (صفحہ ۲۹۴)

اور غرباء اور مساکین کی خدمت کے لئے ان کے دل میں جو شدید جذبہ تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مرحومہ میں غرباء کی امداد کا وصف بھی خاص طور پر پایا جاتا تھا ..... جب بھی وہ کسی غریب یا بیمار یا مصیبت زدہ کو تکلیف میں دیکھتی تھیں تو ان کا دل بے چین ہونے لگتا اور وہ فوراً ان کی امداد کے لئے تیار ہو جاتی تھیں چنانچہ ان کے گھر میں غریبوں بیواؤں اور یتیموں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ اور وہ مقدور بھر سب کی امداد کرتی تھیں۔" (۳۰۳)

پس ہماری پیاری آپا مرحومہ کی زندگی اپنے اندر ہمارے لئے بہت سے سبق اور بیش بہا نمونے رکھتی ہے۔ اس لئے احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہ کتاب کثرت سے خریدیں اور نہ صرف اسی کا خود مطالعہ کریں بلکہ اہل و عیال کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ تاکہ ان کے دل میں بھی خدمت دین اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہو۔ جو حضرت سیدہ ام طاہر کے دل میں موجود تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جنوری ۶۴ء

مودودی صاحب کی سیاست اور اسلام

(قسط ۲)

ہم نے گذشتہ قسط میں مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کے متعلق جو اشارات کئے ہیں ان کے ضمن میں ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "چٹان" کے مندرجہ ذیل ریمارکس خالی از دلچسپی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"قارئین آگاہ ہیں کہ جمہوری روایتوں کے مطابق ہم جماعت اسلامی کے بعض نظریات سے متفق نہیں۔ ہم نے بارہا ان صفحات میں اس کا اظہار کیا۔ تاہم یہ امر ہمیشہ ہمارے سامنے رہا کہ مولانا مودودی بے نظیر دل و دماغ کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فکر و نظر کی دولت سے نوازا ہے۔ وہ قلم و قرطاس کے رہتے تو اب تک ایک عظیم فکری سرمایہ سامنے آچکا ہوتا۔ انہوں نے سیاسیات کے خارزار میں قدم رکھ کر اپنی صلاحیتوں کا رخ موڑ دیا ہے ہماری ایماندارانہ رائے ہے کہ نہ سیاسیات ان کے ڈھب کی چیز ہیں، اور نہ وہ اس راہوار پر سواری کر سکتے ہیں، اس زمانہ میں وہ اسلام کی فکری خدمت بجا لاتے تو یہی ان کا عظیم کارنامہ ہوتا، جب وہ قید ہوتے ہیں تو ہمیں خوشی نہیں ہوتی بلکہ کسی کو بھی خوشی نہیں ہوتی (الاّ ماشاء اللہ) لیکن جس راہ پر وہ چل رہے ہیں اس میں یہ مرحلے ناگزیر ہیں۔

تعبیروں سے انسان ہمیشہ زنجیروں میں پھنس جاتا ہے۔ جماعت اسلامی کو اعتراف کرنا چاہیئے تھا کہ وہ ماضی میں مرحوم مسلم لیگ کی ہمنوا نہیں رہی۔ اسنے پاکستان بن جانے سے پہلے تحریک پاکستان میں حصہ نہیں لیا، اور لیگی زعماء اسکے نقد و نظر کی زد میں رہے، جماعت نے مدافع کا رول اختیار کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وزیر داخلہ تحریروں کے اقتباسات کی مہم میں جیت گئے۔

بہرحال اس وقت جماعت اسلامی اور اس کے زعماء ابتلا میں ہیں۔ اگر وہ تعبیروں میں نہ الجھتی، اور جو کچھ اسنے ماضی و حال میں کیا، اس کو تسلیم کر لیتی تو یہ صورت حال مختلف ہوتی۔"

(ہفت روزہ چٹان ۱۳ جنوری ۶۴ء صفحہ ۳)

ہم سب سے پہلے اس بات کا اظہار کر دینا چاہتے ہیں کہ ہفت روزہ چٹان نے جو فرمایا ہے کہ

"جب وہ قید ہوتے ہیں تو ہمیں خوشی نہیں ہوتی بلکہ کسی کو بھی خوشی نہیں ہوتی۔"

ہمارا عقیدہ بھی اتنا ہے کہ ہمیں آپ کے یا آپ کی جماعت کے کسی فرد کی گرفتاری کی نہ صرف یہ کہ کوئی خوشی نہیں بلکہ ہمیں سخت افسوس ہے۔ تاہم ہم مدیر چٹان کی طرح یہ نہیں کہتے کہ سیاست کی راہ میں یہ مرحلے ناگزیر ہیں جیسا کہ ان کے ایک فقرہ سے واضح ہوتا ہے صحیح سیاست بلکہ کہنا چاہیئے کہ اسلامی سیاست میں یہ مرحلے شاذ و نادر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جہاں تک مولوی مودودی صاحب کے علم و فکر کا سوال ہے ہم پہلی قسط میں بتا چکے ہیں کہ آپ کا عبور وسیع ہے بلکہ آپ میں اپنے علم و فکر کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کی قابلیت بھی بہت زیادہ ہے تاہم

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

کا اصول بھی صحیح ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی خدا داد قوتوں کا استعمال صحیح نہیں کیا۔ نہ صرف آپ نے سیاست کو علم سے تباہ کیا ہے بلکہ سیاست نے آپ کے علم کا بھی ستیاناس کر دیا ہے۔ اس کی ایک مثال ہم اپنی گذشتہ قسط میں دے چکے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہم آپ کے ایک بیان کا ایک ٹکڑا پیش کرتے ہیں جو آپ نے جماعت کے پہلے جلسہ میں دیا تھا۔ آپ نے فرمایا:-

"فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر اختیار کیا ہے اور پچھلے آٹھ سال کے دوران میں جو اصحاب "ترجمان القرآن" کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ اس کو جانتے ہیں۔ اب کہ میری حیثیت اس جماعت کے امیر کی ہوگئی ہے میرے لئے یہ بات صاف کر دینی ضروری ہے کہ فقہ و کلام کے مسائل میں جو کچھ میں نے پہلے لکھا ہے اور جو کچھ آئندہ لکھوں گا یا کہوں گا اسکی حیثیت امیر جماعت اسلامی کے فیصلہ کی نہ ہوگی بلکہ میری ذاتی رائے کی ہوگی۔ میں نہ تو یہ چاہتا ہوں کہ ان مسائل میں اپنی رائے کو جماعت کے دوسرے اہل علم و تحقیق پر مسلط کروں اور نہ اس کو پسند کرتا ہوں کہ جماعت کی طرف سے مجھ پر ایسی کوئی پابندی عائد ہو کہ مجھ سے علمی تحقیق اور اظہار رائے کی آزادی سلب ہو جائے۔"

اس بیان کو جہاں آپ کے مداح شاید آپ کی دیانتداری پر محمول کریں وہاں اس سے آپ کی افتاد طبع پر بھی خاصی روشنی پڑتی ہے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کو غیر محسوس طور پر ان الجھنوں کا شعور رہا ہے جو دین اور عملی سیاست میں پیدا ہو سکتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ یہ زعم بھی رکھتے ہیں کہ آپ اپنی تدبیروں سے ان الجھنوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

ہم اس رائے کا پہلے بھی اظہار کر چکے ہیں کہ آپ اگر اپنی سرگرمیاں صرف "ادب" تک محدود رکھتے تو شاید ایک اچھے ادیب بن جاتے۔ مگر آپ نے بڑھ کر دین میں دخل دیا اس طرح آپکی ادبی قابلیت مجروح ہو گئی پھر اگر دین تک ہی محدود رہتے اور سیاست میں نہ دخل دیتے تو آپ شاید کبھی دین میں صراط مستقیم پر آجاتے۔ مگر آپ کی افتاد طبع ایسی نہ تھی سیاست ہی نے آپ کو متحرک کیا اور بدقسمتی سے دین زد میں آگیا۔

آپ کا شکار نہ صرف دین کا شد بد علم رکھنے والے ہی ہوئے بلکہ قدیم مکاتب کے منتہی بھی ہوئے جو اسلام کا غلبہ دیکھنے میں خود مودودی صاحب کی طرح عجلت پسند واقع ہوئے تھے مگر جن میں سے مودودی صاحب اکثر کی خود پسندی اور متکبرانہ روش کو برداشت کرنے کی تاب نہ لا سکے۔ مودودی صاحب کی طبیعت کا یہ پہلو ہے جس کی وجہ سے ہماری رائے میں آپ اگر ادبی میدان تک اپنی مساعی محدود رکھتے تو ضرور کامیاب ہوتے۔ کیونکہ ادب میں آپ اپنی خود بینائی کا مظاہرہ آزادانہ طور پر بھی کرتے تو غالب کی طرح طبائع پر بار ثابت نہ ہوتا مگر یہ چیز نہ دین میں چل سکتی ہے اور نہ سیاست میں۔ البتہ اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ دین کسی حد تک نفس کی اصلاح کر دیتا ان کی یہی خصوصیت ہے جسنے آپ کو اس زمانہ کی لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم کی طرف رہنمائی کی اور آپ نے "شریعت" کو "قانون" "پیغمبر" کو "لیڈر" "دین" کو "نظریہ" اور اسلام کو ایک "ازم" بنا کر رکھا۔

اگرچہ ایسی ذہنیت کا عملی سیاست کے میدان میں کود پڑنا لازمی تھا لیکن آپ ایسا نہ بھی کرتے اور صرف فکر و نظر تک ہی اپنی مساعی محدود رکھتے تو پھر بھی آپ کا "بے نظیر دل و دماغ" اسلام کے لئے ایک ناگہانی مصیبت کے سوا اور کچھ نہ ہوتا۔ اور جو نقصان آپ نے اسلام کو اب تک پہنچایا ہے شاید آپ اس سے بھی زیادہ اور پائیدار نقصان کا باعث ہوتے۔ کیونکہ اس صورت میں آپ اس قدر عریاں ہو کر سامنے نہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

یہ قافلہ نہیں تھمنے کا انتہا کے سوا

نہیں ہمارا کوئی آسرا خدا کے سوا

ہماری قوّتِ بازو ہے کیا دعا کے سوا؟

جو چل پڑا ہے تو چلتا رہے گا منزل تک

یہ قافلہ نہیں تھمنے کا انتہا کے سوا

قمار خانۂ جمہوریّت میں بازی دیں

نہیں نماز یہ لینن کی اقتدا کے سوا

خدا کے بندے کی تخویف و دعوئے تجدید

ہے کیا پرستشِ دہلیزِ ماسوا کے سوا؟

شکستہ کشتی و تند و تیز جوش میں طوفاں

لگے گی پار نہ رحمت کے ناخدا کے سوا

ذکرِ حبیبؑ

تقریر حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

معزز سامعین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ مارچ ۱۸۹۷ء کے اوائل میں جب میری عمر ۱۵ سال کی تھی میں اپنے چچا مرحوم حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ جو کہ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں شامل ہیں۔ وہاں میں نے ۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید کے دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔

تیسرے دن جب ہم لاہور واپس پہنچے تو معلوم ہوا کہ کل عصر کے وقت پنڈت لیکھرام کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور مسلمانان لاہور میں یہ عام چرچا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔ اس وجہ سے آریوں میں مسلمانوں کے برخلاف سخت اشتعال پھیل گیا تھا۔ اور ان سے ترکِ تعلقات کی تحریکیں بڑے زور و شور سے جاری تھیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو اپنی خورد و نوش کی دکانیں کھولنی پڑی تھیں۔ اور مسلمانوں کو شیرینی میں زہر دیئے جانے کی وارداتیں بھی ہو گئی تھیں ہماری جماعت کے احباب گمٹی بازار والی مسجد میں حضرت اقدسؑ کی پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام کے پوری ہو جانے پر تقریریں کیا کرتے تھے۔ میں اکثر قادیان جایا کرتا تھا۔ اور عید کے دن تو لاہور کے اکثر احباب قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ کبھی کبھی ہوتا تھا۔ اور ہم لوگ حضور کے خطبہ عید سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گرمی کے موسم میں نماز مغرب کے بعد پرانی مسجد مبارک کی چھت پر اس کی غربی جانب کی شہ نشین پر رونق افروز ہوتے تھے اور حضور کی دائیں جانب حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضؓ اور بائیں جانب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں حضور کھانا بھی اپنے مہمانوں کے ساتھ ہی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اگر کسی مہمان کے پاس سالن کم ہو جاتا تھا تو حضور اپنے سامنے سے سالن کا زائد پیالہ اس کے سامنے بڑھا دیتے تھے۔ حضور کھانا تھوڑا ہی کھاتے تھے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے شوربے کے ساتھ لگا لگا کر کھاتے تھے۔ مسجد کی چھت پر جانے کے لئے لکڑی کے تختوں کی سیڑھی ہوتی تھی اور پیرانہ سالی کے باوجود اس کے دائیں بائیں بازو سے سہارا لئے بغیر ایک پہلوان کی طرح سیدھے اوپر چڑھتے تھے۔ اس وقت حضور کے پاس گرم چادر یا دھسہ ہوتا تھا۔ جو حضور شہ نشین پر بیٹھنے سے پہلے اپنے نیچے رکھ لیتے تھے۔ ظہر کی اذان کے بعد حضور جلدی مسجد مبارک میں تشریف لے آتے اور احباب جماعت کے ساتھ بیٹھ کر دینی گفتگو شروع فرما دیتے۔ حضور کے پاس بیٹھنے والوں کو حضور کی طرف سے ایک اعلیٰ قسم کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ جو عام خوشبوؤں سے نرالی اور عجیب ہوتی تھی۔

(۱)

غالباً ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے کہ ایک دن جب حضور مسجد مبارک میں نماز ظہر کا انتظار فرما رہے تھے۔ تو ایک معزز مسلمان جن کا حضرت اقدس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور جو اکیٹ ہائے جات کے سپرنٹنڈنٹ تھے حضور کی ملاقات کے لئے مسجد میں آ گئے۔ ان کا نام خان شجاع الدین خان بی۔اے تھا اور وہ اپنے سرکاری کام کے دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ پہلے وہ کسی زمانہ میں لاہور کے اسلامیہ ہائی سکول میں بطور ٹیچر کے ملازم رہ چکے تھے۔ اور مجھے خوب جانتے تھے کیونکہ میں ان کا شاگرد رہ چکا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ قادیان کے ڈاک خانہ میں لے گئے۔ جہاں ایک ہندو پوسٹ ماسٹر بیٹھا تھا۔ خان صاحب نے اس کے سامنے مجھ سے دریافت فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کے پاس جو یہ خوشبو آتی تھی وہ کس چیز کی تھی۔ میرے جواب دینے سے پہلے ہی پوسٹ ماسٹر صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب کے مرید افریقہ وغیرہ بیرونی ممالک سے جو عنبر و کستوری وغیرہ بھیجتے رہتے ہیں۔ ان کے پارسل تو میرے ہاتھ سے ہی گزرتے ہیں۔ اور یہ انہی چیزوں کی خوشبو ہے۔ اس پر خان شجاع الدین خان صاحب نے قدرے ترش لہجے میں فرمایا کہ میں کیا ان چیزوں کو نہیں جانتا اور ان کی خوشبوؤں سے واقف نہیں ہوں۔ میں تو اسی قسم کی خوشبوؤں کو خود استعمال کرتا رہتا ہوں وہ خوشبو تو ان سے الگ تھی۔ اس پر پوسٹ ماسٹر خاموش ہو گیا۔ اور میں نے خان صاحب سے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو طرح طرح سے نوازتا ہے۔ یہ اس کی نوازش ہے کہ اس کے بندوں میں روحانیت کے غلبہ کی وجہ سے نور بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے ان کے اندر سے ایسی خوشبو آتی ہے۔ جو عام خوشبوؤں سے نرالی اور بالاتر ہوتی ہے۔ اس پر خان صاحب نے فرمایا کہ ہاں میں یہ بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد میں واپس آ گیا۔ افسوس کہ اس کے بعد مجھے خان صاحب سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ دراصل یہ خوشبو مقربین الٰہی کے پسینے میں ہوتی تھی۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پسینہ میں بھی ہوتی تھی۔ جس کا ذکر حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔

(۲)

۱۹۰۲ء کے اوائل میں ایک عیسائی نوجوان عبد الحق نامی قادیان آ گئے۔ وہ لاہور کے مشن کالج میں بی۔اے کے طالب علم تھے انہوں نے چند روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مذہبی سوالات کئے۔ اور تشفی ہو جانے کے بعد اسلام قبول کر کے حضور کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ وہ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر مقرر ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد حضور نے ان کو پچاس روپے اپنی جیب سے دیکر فرمایا کہ ماسٹر صاحب آپ لاہور جا کر کتابیں خرید لائیں اور بی۔اے کے امتحان کی پرائیویٹ طیاری کر لیں۔ کیونکہ مجھے یہ خیال آ رہا ہے کہ پادری لوگوں کو شماتت کا موقعہ نہ ملے۔ اور وہ یہ نہ کہیں کہ مسلمان ہو جانے کی وجہ سے آپ کی ترقی رک گئی ہے چنانچہ ماسٹر عبد الحق صاحب نے لاہور جا کر کتابیں خرید لیں اور بی۔اے کی تیاری شروع کر دی۔ اس کے بعد امتحان کے قریب آ جانے پر وہ لاہور میں میرے پاس آ گئے۔ کیونکہ وہ مشن کالج میں میرے کلاس فیلو رہ چکے تھے۔ اور ان کے احمدی ہو جانے کے بعد مجھے ان سے محبت ہو گئی تھی۔ جب وہ بی۔اے کا امتحان دے کر واپس قادیان گئے۔ تو میں ان کے ساتھ گیا۔ جب ماسٹر صاحب نے حضور سے مصافحہ کیا۔ تو حضور نے ان سے پوچھا کہ آپ کے پرچے کیسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور پرچے تو معمولی ہی ہوئے ہیں اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کی کامیابی کے لئے بہت دعا کی ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کی کامیابی کے متعلق بشارت بھی مل جائے مجھے پادریوں کی شماتت کا بڑا خیال ہے۔ یہ سن کر ہم دونوں مسجد کے باہر آ گئے۔ اور میں نے ماسٹر صاحب کو کہہ دیا کہ آپ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے مجھے بتایا کہ حضور نے میری کامیابی کی بشارت بھی مجھے دے دی تھی۔ چنانچہ کامیاب ہونے کے بعد بھی ماسٹر صاحب عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر کے ملازم رہے اب وہ وفات پا چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود ان سے امتحان دلوانے کا خیال ہوا اور ان کو کتابیں خریدنے کے لئے خود رقم عطا فرمائی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کی کامیابی کی بشارت پا کر انہیں کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۳)

۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی کرم دین والے مقدمہ کے لئے اکثر گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے بتاریخ ۱۹ اگست اس مقدمہ کی پیشی مقرر تھی۔ میں بھی اس دن گورداسپور چلا گیا اور مجھے بھی عدالت میں حاضری کا موقعہ مل گیا۔ حضور شیخ احمد علی صاحب پلیڈر کی کوٹھی میں قیام فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کوٹھی میں ہی رہے اور احباب جماعت کچہری کے احاطہ میں جا بیٹھے تھے۔ لیکن حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ حضور ہی کے پاس کوٹھی میں پیچھے رہے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر دیکھوں کہ یہ دونوں بزرگ کیوں نہیں پہنچے۔ جب میں کوٹھی میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور غنودگی کی سی حالت میں آپ الہامات لکھوا رہے ہیں۔ اور حضرت مفتی صاحب لکھ رہے ہیں۔ حضور نے میرے سامنے ایک یہ الہام سنایا۔

یسئلونک عن شأنک
قل اللہ ثم ذرھم
فی خوضھم یلعبون۔

یعنی تیری شان اور مرتبہ کے بارے میں پوچھیں گے کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے پھر ان کو اپنی لہو و لعب میں چھوڑ دے یہ الہام سنکر میں واپس کچہری میں چلا آیا۔ اور کسی کو میرے آنے جانے کی خبر نہ ہوئی۔ اسی دن جب حضور عدالت میں تشریف لائے تو مجسٹریٹ نے حضور سے آپ کی شان اور مرتبہ کے متعلق دریافت کیا۔ اور سوال کیا کہ آپ کی شان اور مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ آپ کی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے۔ تو حضور نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے میرا یہی

مرتبہ ہے اسی نے یہ مرتبہ عطا کیا ہے تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا وہ اسی دن عصر کے وقت پورا ہو گیا اور جماعت کے احباب میں ایمان کی زیادتی کا موجب ہوا

۴

۱۹۰۵ء میں میں نے بی اے کا امتحان پاس کر لیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ملازم ہو گیا ایک دن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بذریعہ عریضہ دریافت کیا کہ میں مزید تعلیم کے لئے ولایت جانا چاہتا ہوں حضور اپنے مشورہ سے مشرف فرمائیں حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ آپ اپنے رشتہ داروں سے مشورہ کر لیں اور استخارہ بھی کر لیں پھر جس طرف طبیعت مائل ہو اسے اختیار کر لیں اس کے چند منٹ بعد حضور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں تشریف لے آئے یہ وہی کمرہ ہے جس میں سرخ سیاہی کے قطرات حضور کی قمیض پر گرنے والا کشف ہوا تھا حسن اتفاق سے میں بھی اس وقت اسی کمرہ میں موجود تھا پہلے تو حضور نے مولوی محمد علی صاحب سے چند ضروری باتیں فرمائیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کس غرض کے لئے ولایت جانا چاہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ چونکہ میں نے بی اے پاس کر لیا ہے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہتا ہوں اس پر حضور نے فرمایا کہ میں کسی نوجوان کا وہاں جانا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہاں دہریت پھیلی ہوئی ہے اور مذہب کو لوگ ایک سوسائٹی سمجھتے ہیں اور اگر کوئی خدا کا نام لے تو لوگ اس پر ہنسی کرتے ہیں اور جیسا کہ آج کل یہاں زلزلے آ رہے ہیں اگر وہاں زلزلہ آ جائے تو شہر کے تباہ ہو جانے کا خطرہ ہے کیونکہ شہر نیچے سے کھوکھلا ہے شہر کے نیچے پانی کی، بجلی کی۔ پاخانے کی اور ریلوں کی نالیاں ہیں یہ سن کر میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر عرض کیا کہ حضور میری توبہ میں کبھی ولایت جانے کا نام نہیں لوں گا۔ پھر حضور کمرہ سے باہر تشریف لے گئے یہ یاد رہے کہ حضور کا یہ مشورہ صرف میرے لئے ہی تھا اور اس وقت سے مخصوص تھا کیونکہ ان ایام میں ہندوستان سے باہر ہماری کوئی مسجد نہیں تھی اور نہ ہمارے مشن کا کوئی مرکز یورپ میں اس وقت موجود نہیں تھا کہ جہاں جا کر نوجوان علم دین حاصل کر سکیں اور اس طرح دہریت کی فضا سے محفوظ رہ سکیں مجھے حضور کے اس مشورہ سے بہت فائدہ ہوا کیونکہ میں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا اور ارشاد کے ماتحت کوشش کر کے ایل۔ سی کا عہدہ حاصل کر لیا اور آخر کار پنشن لے کر قادیان میں ہجرت اختیار کر لی۔

۵

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خدا کی ... [illegible]

خطا کی ہوئی تھی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

اتقوا فراسۃ المؤمن

فانہ ینظر بنور اللہ

۱۹۰۵ء میں ایک دن حضور مسجد اقصیٰ میں نماز کے لئے تشریف فرما تھے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان عبدالرحمٰن نامی کو حضور کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ یہ لدھیانہ سے آئے ہیں پہلے عیسائی تھے اب مسلمان ہو گئے ہیں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں حضور نے اس نوجوان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ آپ تین چار دن ٹھہر جائیں پھر دیکھا جائے گا اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک اور نوجوان عبدالرحمٰن کو پیش کر کے عرض کیا کہ یہ نوجوان کراچی سے آئے ہیں پہلے ہندو تھے اب مسلمان ہو گئے ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا کہ ہاں آپ بیعت کر لیں اس پر انہوں نے بیعت کر لی حضور کے سامنے ایک ہی وقت میں ایک ہی نام سے دو شخص پیش ہوتے ہیں پہلے کی بیعت آپ نہیں لیتے ہیں اور دوسرے کی بیعت آپ لے لیتے ہیں پہلا شخص دو تین دن کے اندر واپس چلا جاتا ہے اور عیسائی ہو جاتا ہے اور دوسرا شخص وہ مولوی عبدالرحمٰن ہیں جو عبدالرحمٰن مصری کے نام سے مشہور ہیں اگرچہ وہ خلافت کی بیعت توڑ کر لاہور کی پیغام پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں لیکن وہ اسلام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر نہیں ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خلافت کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۶

۱۹۰۶ء کا ذکر ہے کہ ایک دن میں قادیان ہائی سکول میں بیٹھا ہوا تھا تو مجھے کسی لڑکے نے آ کر بتایا خواجہ کمال الدین صاحب آ گئے ہیں اور سیدھے مسجد مبارک چلے گئے ہیں یہ خیال کر کے کہ شاید خواجہ صاحب سلسلے کے متعلق کوئی خبر لائے ہوں میں بھی مسجد مبارک میں چلا گیا میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب دونوں کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں میں بھی ان کے پاس جا کھڑا ہوا اسی اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں تشریف لے آئے اور السلام علیکم اور مصافحہ کے بعد خواجہ صاحب سے حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے متعلق ایک خواب دیکھا ہے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا تھا کہ خواجہ صاحب کو تار دے کر بلا لیں اور وہ خواب یہ ہے کہ آپ گندے پانی کی نہر کے کنارے پر کھڑے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے کاموں میں دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئیے اس موضوع پر حضور نے خواجہ صاحب کو کچھ نصیحتیں بھی کیں اور پھر مکان میں واپس تشریف لے گئے

(باقی)

مکرم کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب کی وفات

۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو صبح پانچ بجے کے قریب ربوہ میں کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب آف پنڈی گھیپ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع کیمبل پور وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے اور عنفوان شباب میں ہی حق کی مسلسل جستجو اور گہرے مطالعہ کے بعد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سردار سلطان سرخرو خان صاحب نے تین سال بعد بیعت کی۔ احمدیت کے ساتھ تعلق۔ اخلاص اور اطاعت کو آخری دم تک نباہا اور درامے۔ درمے قدمے سخنے اسلام کی خدمت کی۔ جماعت کی کسی تحریک میں پیچھے رہنا گوارا نہ کرتے تھے۔

پیغام حق پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ بات ہمیشہ ٹھوس اور مدلل کرتے تھے حق و انصاف کے شیدائی۔ مظلوم کے حمایتی تھے۔ رعب وجلال اور ایسی وجاہت تھی کہ کسی کو ان کی موجودگی میں غلط بات کہنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ اور دینی معاملات میں انکساری کا یہ عالم تھا کہ جلسہ سالانہ میں باوجود تکلیف اور بیماری کے زمین پر بیٹھتے تھے اور امیر ضلع ہونے کے باوجود سٹیج کا ٹکٹ واپس کر دیتے۔ اپنی دینی خدمات کا ذکر یا شہرت ناپسند کرتے تھے۔

طبیعت میں اپنے خاندان کی تمام روایتی خوبیاں موجود تھیں۔ قانون کا احترام۔ سخاوت۔ سچائی جرأت۔ وفاداری وجانداری کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جس سے بھی تعلق رکھا اور جس نے بھی تعلق رکھا اس کو ہمیشہ مروت کی نظر سے دیکھا۔ اپنی مصروفیات نظرانداز کر کے دوسروں کے کام کئے۔ یتیموں۔ بیواؤں کی سرپرستی اور غرباء کی امداد کو اپنا فرض سمجھ کر کرتے تھے مظلوموں کے لئے ان کا وجود ایک ایسا سہارا تھا جہاں ان کی فریاد بلاتوقف پہنچ سکتی تھی اور دادرسی ہو سکتی تھی۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ ان کے ذکر پر آنکھیں پُرآب ہو جاتی تھیں۔ حدیث اور سیرت کی کتب مستقل طور پر زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ دفتر اور جماعت کے کاموں میں کلرک تک کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے جب تک ہر کام کو تکمیل کا رنگ نہ دے لیتے چین نہ آتا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں اپنی تمام جائداد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قادیان سے آئے ہوئے احمدی بھائیوں کے لئے پیش کر دی گو بعض مصلحتوں کی بناء پر حضرت امیر المومنین نے یہ پیشکش قبول نہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ ان کا جذبہ اور خلوص نیت کام آیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص اجازت سے باوجود وصیت نہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اس موقعہ پر بیگم صاحبہ کرنل ملک سلطان محمد خانصاحب نے بھی قابل تعریف نمونہ دکھایا۔ اچانک یہ المناک خبر سن کر انہیں دل کا شدید دورہ ہوا لیکن سنبھلتے ہی وہ فوراً ربوہ روانہ ہو گئیں۔ نصف راستہ طے کرنے کے بعد جنازہ ملا جس کو واپس لے کر ربوہ پہنچیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں جا کر ان کی نیت اور ارادہ وصیت کے متعلق اپنا اور بچوں کا بیان اور شہادتیں لکھوائیں۔ دوسرے دن کاغذات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے گئے اور حضور نے بکمال شفقت مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی منظوری دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے خادم کے اور کام سنوارے وہاں یہ آخری کام بھی ان کی خواہش کے عین مطابق سرانجام ہوا۔

مرحوم کی یادگار دو لڑکیاں اور تین لڑکے سلطان رشید خان۔ سلطان ہارون خان اور سلطان مامون خان ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے والد کے نقش قدم پر چلائے اور ان کی خوبیوں کا سچا وارث بنائے اور وہ سلسلہ کی خدمت میں اسی طرح پیش پیش ہوں۔ بیگم صاحبہ ملک سلطان محمد خانصاحب کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ وہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ چار سال کے عرصہ میں پہلے ان کے بہنوئی چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب۔ اسکے بعد ان کے والد بزرگوار حضرت چوہدری نبی محمد صاحب سیال کا وصال ہوا اب یہ غم برداشت کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمت دے صبر و استقلال عطا فرمائے اور غم و ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

آ سکتے جتنا کہ اب آئے ہیں۔ اب سیاسی ٹکراؤ نے آپ کے حصار کو بالکل مسمار کر دیا ہے اور ہر کوئی جہاں تک کہ آپ کے اندرون کا معائنہ کر سکتا ہے۔

اگر مودودی صاحب کے ذہن میں صحیح اسلامی سیاست کا تصور ہوتا اور یہی جذبہ آپ کو متحرک کرتا تو آپ ہرگز اپنے محولہ بالا بیان میں اپنی دہری شخصیت کا مظاہرہ نہ کرتے۔ اسلامی سیاست میں ایسی دہری شخصیت کا کوئی مقام نہیں ہے۔

اسلامی سیاست کا انحصار تو تقویٰ پر ہے اور جب انسان اپنی دہری شخصیت قائم رکھنا چاہتا ہے وہ ہرگز تقویٰ کا پابند نہیں ہو سکتا۔ اختلاف رائے اور چیز ہے لیکن جب ایک امیر جماعت کسی صحیح بنیاد پر اپنے آپ کو جماعت کے فیصلہ سے متفق نہیں سمجھتا ہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ استدلال سے اپنی رائے پر لائے ورنہ جماعت کی امارت سے دستبردار ہو جائے۔ اور اگر جماعت کی رائے (باقی دیکھیں ص پر)

حضرت حامد حسین خاں صاحب رضی میرٹھی

(از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ۔ لائل پور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے "آخرین منہم لما یلحقوا بہم" کا مظہر قرار دیا۔ اور جن لوگوں نے حضور کی قوت قدسی اور صحبت سے فیض پایا۔ وہ اصحابی کالنجوم کا مصداق ہوئے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ایسے اصحاب کے حالات خواہ مجمل ہی ہوں۔ ہم سب کے لئے عموماً اور ہمارے نوجوانوں کے لئے خصوصاً سبق آموز اور ایمان افزا ہیں۔ انہی بزرگوں میں سے حضرت حامد حسین خاں صاحب میرٹھی تھے۔ جن کا نام اُن سے متعلقہ تمام خاندانوں کی زبان پر میاں بھائی کے پیارے نام سے مشہور تھا۔

میاں بھائی کا اصل وطن مراد آباد (یو پی) تھا۔ آپ کے دادا محمد سعید خاں صاحب ایک نیک اور متدین شخص تھے۔ جو سر سید مرحوم کے رفقائے کار میں سے تھے۔ جب کہ علی گڑھ کالج کی تعمیر ہو رہی تھی۔ محمد سعید خاں صاحب سر سید کے مذہبی عقائد سے متفق نہ تھے۔ بلکہ اکثر اس بارے میں ان کی سر سید سے تکرار رہتی تھی۔ لیکن یہ اختلاف قومی تعمیری کام میں مانع نہ تھا۔

میاں بھائی مرحوم نے علی گڑھ میں ہی تعلیم پائی۔ اور ایف اے کا امتحان پاس کر کے میرٹھ میں ملازم ہو گئے۔ خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب مرحوم بھی اس زمانہ میں میرٹھ میں ملازم تھے اور میاں بھائی مرحوم کے مخلص دوست تھے۔ میاں بھائی عرصہ دراز تک کلکٹر ضلع میرٹھ کے پیشکار رہے۔ اور اپنی دیانت حسن کارکردگی اور خلق اللہ کی ہمدردی کی وجہ سے بڑے نیک نام۔ کثیر الاحباب اور مرجع خاص و عام تھے۔

خوش پوشش۔ خوش خور۔ اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز۔ نماز تہجد کے ہمیشہ پورے پابند۔ حلیم الطبع۔ منکسر المزاج گفتگو میں نرمی اور متانت۔ زبان پاکیزہ اور سلیس ؎

خداداد بودے و خداداد نرم
سخن گفتنِ خوب و آوائے نرم

چہرہ سرخ و سفید اور بہت دلکش۔ آپ سے ملنے والا آپ کی نیکی اور شرافت سے ضرور متاثر ہوتا۔ شکار کے شائق تھے۔ اور بندوق چلانے میں ماہر۔ اسی وجہ سے عمر کے آخری تین سالوں کے سوا آپ کی جسمانی صحت بہت عمدہ رہی۔

پنشن پانے کے بعد آپ میرٹھ سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ اور ایک عرصہ تک بطور نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد قادیان سے لاہور آئے۔ اور پھر شہداد پور (سندھ) میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور وہاں سے نقل مکانی کر کے کراچی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ یکم جنوری ۱۹۶۴ء کو کراچی میں وفات پائی۔ آپ کا تابوت ربوہ لایا گیا۔ اور ۳ جنوری ۱۹۶۴ء کو بعد نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی امامت میں اہل ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ جماعت احمدیہ لائلپور کے بہت سے دوست تابوت کے ہمراہ لائلپور سے ربوہ آئے۔ اور نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور مرحوم بیاسی سال کی عمر پا کر قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں راحت گزیں ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

قبلہ میاں بھائی ۱۹۰۲ء میں بمقام دہلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے اور بیعت کرتے وقت آپ پر اس قدر رقت طاری ہوئی۔ کہ آپ روتے روتے بے ہوش ہو گئے اندر سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پانی بھجوایا۔ پانی کے چھینٹے دینے سے آپ کو ہوش آیا۔ از آں دم تا ایں دم آپ سلسلہ حقہ کے وفادار اور جاں نثار خادم رہے۔ اور تمام حالات میں جو سلسلہ پر گزرے۔ ثابت قدم اور مستقل رہے ؎

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ

میاں بھائی میرے والد صاحب مرحوم کے یکرنگ دوست تھے۔ ۱۹۲۰ء میں خاکسار کا نکاح آپ کی دختر سے ہوا۔ اس کے بعد مرحوم کی محبت۔ کرم فرمائی۔ حسن سلوک اور سب سے بڑھ کر مرحوم کی دعائیں میرے شامل حال رہیں۔ مرحوم کی نیکی اور اخلاص کی وجہ سے ہمارے دونوں کنبے آپس میں ایسے سموئے گئے کہ گویا ایک ہی کنبہ ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اگست ۱۹۶۳ء میں آپ نے مجھے یاد فرمایا۔ کہ ضرور آ کر مل جاؤ۔ کراچی میں چند دن آپ کی خدمت میں رہ کر میں واپس آ گیا اور یہ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ انا للہ

مرحوم کی سیرت کا ایک پہلو خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مرحوم کے والد محمد حسین خاں صاحب مراد آباد میں وکالت کرتے تھے میاں بھائی کی نو عمری میں ہی غالباً ۱۹۰۵ء کے قریب محمد حسین خاں صاحب کی وفات ہو گئی۔ میاں بھائی اپنی والدہ کو میرٹھ لے آئے۔ اور پھر میرٹھ سے قادیان۔ قادیان سے ہجرت کے بعد اکتوبر ۱۹۴۷ء میں میاں بھائی کی والدہ لاہور پہنچ کر ۹۳ سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ اس طرح تقریباً بیالیس سال تک میاں بھائی نے اپنی والدہ کی خدمت کی لیکن یہ خدمت کس قسم کی تھی۔ تمام کنبہ پر والدہ حاکم اور مختار اور منصرم۔ بیٹا ماں کے ہر حکم پر گوش بر آواز اور چشم براہ۔ والدہ کے شدید سے شدید مطالبہ کو بخوشی پورا کر کے خاکسار نے مدتوں دیکھا۔ لاتعداد لمحات کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور اس ارشاد مبارک کا یہ پہلو بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ جس گھر میں بیٹا ماں کا فرمانبردار اور اطاعت گزار ہو وہ گھر بجائے خود اطمینان اور راحت کی جنت بن جاتا ہے۔ میاں بھائی مرحوم کے گھر کی یہی حالت رہی۔ اور ہر چھوٹا بڑا میاں بھائی کے نقش قدم پر چل کر دادی اماں کا مطیع رہا۔ اسی نیکی کی برکت ہے کہ مرحوم کی اولاد و احفاد اور باقیات صالحات اکثر افراد (۸۲) پر مشتمل ہے۔ جو مختلف خاندان اور کنبے ہیں۔ لیکن مرحوم کی نیکی اور محبت کی وجہ سے بفضل خدا یہ تمام کنبے آپس میں اتحاد و اتفاق کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ خدا تعالیٰ ان سب کا کفیل و کارساز ہو۔ اور سب کو میاں بھائی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے ؎

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

تقریب شادی

مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۴ء کو چوہدری بشیر احمد صاحب (مالک بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ) کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

مورخہ ۷ جنوری کو آپ کے والد مکرم چوہدری نور محمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ نے آپ کے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ بشیر صاحب کا نکاح مورخہ ۲۳ دسمبر کو سلیمہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر غلام محمد صاحب آف شاہدرہ لاہور کے ساتھ بعوض اڑھائی ہزار روپیہ مہر محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

سال رواں کی دوسری تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام سال رواں کی دوسری دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۵/۱ بروز ہفتہ نماز عصر سے کر مورخہ ۲۶/۱ بروز اتوار نماز عصر تک بمقام شمس آباد ہوگی۔ مجالس خدام الاحمدیہ شمس آباد۔ پتوکی اور چونیاں کے خدام کی حاضری لازمی ہوگی۔ تربیتی کلاس میں تحریک جدید کی فلم دکھانے کا انتظام بھی ہوگا۔ باہر سے شریک ہونے والے خدام ۲۵/۱ کو گیارہ بجے قبل دوپہر مسجد احمدیہ پتوکی میں آ کر مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب قائد مجلس پتوکی سے ملیں تاکہ ان کو شمس آباد پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ پتوکی سے شمس آباد تقریباً دس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

(مسعود احمد جاوید۔ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

شکریہ احباب

جن جن احباب نے میرے بھائی ملک عبد الکریم صاحب مرحوم کی اچانک وفات پر مجھ سے یا خاندان کے دیگر افراد سے اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا اہم فرض

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ قرآن کریم کا رمضان سے خاص تعلق ہے۔ اسی مبارک مہینہ میں ہی یہ نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ پھر حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت جبریلؑ ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کا دور پورا کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں دو مرتبہ قرآن شریف کا دور پورا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور فرماتے ہیں :-

"خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں"۔

پھر فرماتے ہیں :-

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی۔ جو انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی"۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رمضان میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کے کام نیز ہر صبح تلاوت قرآن مجید کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔

بہت سی مجالس نے اپنے اراکین کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ اور نماز باترجمہ جیسے اہم امور پڑھانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور بعض نے اسی سال شعبہ تعلیم کے توجہ دلانے پر یہ نہایت بابرکت کام شروع کیا ہے۔ بقیہ مجالس سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس نیک نمونہ پر عمل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ اور اپنی ضروریات اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر نائٹ کلاسز کے قیام کا ضرور بندوبست فرمائیں۔ اور پھر انہیں ایک معین پروگرام کے ساتھ باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ معین اعداد و شمار سے مرکز میں بھجواتے رہیں۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا آفتاب احمد عمر [illegible] سال ابن حضرت مولوی رفیع الدین صاحب فاضل مرحوم ساکن محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان حال محلہ دارالبرکات ربوہ عرصہ تین سال سے گم ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ قد لمبا۔ اکثر ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرتا ہے دماغی توازن درست نہ ہونے کی وجہ سے حجامت اور نہانے دھونے سے بھی گریز کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اردو فارسی کلام بہت ساز ہے۔ جابجا خوش الحانی سے پڑھنے کا عادی ہے ہر ایک بار سنا گیا تھا کہ کوئٹہ میں ہے۔ مگر بعد میں پتہ نہیں ملا۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کے مل جانے کی دعا بھی فرمائیں اور اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو۔ تو حسب ذیل اڈریس پر اطلاع کی جائے۔ کرایہ آمد و رفت پیش کر دیا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(غمزدہ امۃ الرحمان معرفت ماسٹر ضیاء الدین ارشد۔ صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد لطیف بٹ ساکنہ احمد نگر نزد ربوہ کا نکاح مورخہ ۲۸/۱۲/۶۳ بعد نماز مغرب ہمراہ عزیزہ ناصرہ بیگم بنت خواجہ محمد انور صاحب بٹ ساکن جانگریاں ضلع سیالکوٹ بعوض حق مہر -/۱۵۰۰ (پندرہ سو روپے) مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب معلم دفتر اصلاح و ارشاد نے محلہ دارالبرکات ربوہ میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے حقیقی خوشی کا باعث بنائے نیز مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔

خاکسار محمد یوسف بٹ ساکنہ احمد نگر متصل ربوہ

درخواست دعا:- برادرم چوہدری شیر محمد صاحب آف بیگم کوٹ محلہ دارالنصر ربوہ کے چھوٹے بچے محمد انور کو مورخہ ۱۲/۱ کو چہرہ پر سخت ضرب آئی ہے جس سے چہرے کا بہت سا حصہ زخمی ہو گیا قارئین کرام سے اس معصوم بچے کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مرزا عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بنا سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹ یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال [illegible]/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے :-

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی ہیڈ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرا دیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد فراغت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے۔ اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہوار بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام

(ناظر تعلیم ربوہ)

غانا میں بیالوجی اور فزکس کے اساتذہ کی ضرورت

غانا میں احمدیہ سکنڈری سکول کماسی میں ایس بیالوجی اور فزکس کے مضامین پڑھانے کے لئے دو اساتذہ کی ضرورت ہے۔ امیدواران کا ایم۔ ایس۔ سی فزکس یا بیالوجی سیکنڈ کلاس کم از کم ہونا ضروری ہے۔

تنخواہ تقریباً ایک ہزار پونڈ سالانہ ہوگی اور ترقی پچاس پونڈ سالانہ۔ امیدواران اپنی درخواستیں ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ کاپیوں کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور ناظمین مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ جنوری ۶۴ء کا چندہ ۲۰۔ جنوری تک مرکز میں بھجوا دیں۔

دوسرے ہمارے رواں سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری کو ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے ہر مجلس کو چاہیئے کہ اس بات کی کوشش کرے کہ ماہ جنوری کے اندر اندر اس کی کل وصولی کم از کم بجٹ کے ایک چوتھائی کے برابر ہو جائے۔

مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کلکتہ:- ۱۵ر جنوری۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر پی سی سین نے کہا ہے کہ حالیہ فسادات کے باعث کلکتہ کے بعض علاقوں پر اجتماعی ٹیکس نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اب اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ اجتماعی ٹیکس کون کون سے علاقوں پر نافذ کئے جائیں انہوں نے اخبار کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

کراچی:- ۱۵ر جنوری۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد ایوب خان نے ۲۷ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ مقرر کی ہے جماعت کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالوحید خان نے ارکان کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ چودہ ارکان مشرقی پاکستان سے اور ۱۳ ارکان مغربی پاکستان سے لئے گئے ہیں مشرقی پاکستان کے ارکان کے نام یہ ہیں:- مسٹر ابوالہاشم مسٹر شمس الدین احمد خان عبدالصبور خان مسٹر وحید الزماں۔ مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ نواب خواجہ حسن عسکری۔ مسٹر الیس رحمت اللہ ایڈووکیٹ مسٹر اے ایچ فخر الدین احمد ایم این اے الحاج حسین یار علی خان مسٹر حسن علی ایم این اے دیوان عبدالرب چودھری مسٹر نور الدین احمد عرف عباد میاں مسٹر خورشید احمد خان اور مسٹر رحمٰن لسواس شامل ہیں مغربی پاکستان کے ارکان میں چوہدری خلیق الزماں میاں امیر الدین شیخ ظفر حسین جنرل سیکرٹری مغربی پاکستان مسلم لیگ۔ خان حبیب اللہ خان مسٹر محمد شعیب مسٹر زیڈ اے بھٹو مسٹر محمد خان جونیجو شیخ مسعود صادق مسٹر احمد نواز گردیزی مسٹر نذر محمد خان۔ چوہدری ظہور الٰہی۔ بیگم مجلے خان۔ سردار نذر محمد خان تر ین۔

کراچی:- ۱۵ر جنوری کلکتہ میں مسلمانوں کے قتل عام کی بناء پر ہزاروں کی تعداد میں مسلم پناہ گزین مشرقی پاکستان پہنچ رہے ہیں جس کی وجہ سے انتہائی سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے کل گورنروں کی کانفرنس میں اسی صورت حال پر غور کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک اس سوال پر بحث کی گئی کہ اس مسئلہ سے نپٹنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں کانفرنس میں مہاجرین کی آبادکاری کے تو امین پر بھی غور کیا گیا ہے کانفرنس قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس ختم ہونے کے فوراً ہی بعد شروع ہوئی اور اس میں گورنروں کے علاوہ صدر ایوب اور مرکزی وزراء اور اعلیٰ احکام نے شرکت کی

دہلی:- ۱۵ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کی طرح دہلی اور یوپی میں بھی فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے

مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی طرف سے فرقہ وارانہ امن قائم رکھنے کی اپیلیں کی جا رہی ہیں دہلی کے ممتاز رہنماؤں نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ دارالحکومت میں قطعی امن وامان قائم رکھیں اور معقولیت و شرافت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں ان رہنماؤں نے مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہلی کے باشندوں کو ان واقعات سے متاثر ہو کر صحیح راستہ سے نہیں ہٹنا چاہیئے۔

کراچی:- ۱۵ر جنوری صدر ایوب نے ہندوستان کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کو جو پیغام بھیجا ہے اس کا متن شائع کر دیا گیا ہے پیغام میں کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور حکومت ہند سے اس سلسلے میں موثر اقدام کی اپیل کی گئی ہے

صدر محمد ایوب خان کے متن کا پیغام یہ ہے:-

"میری حکومت کو کلکتہ اور کلکتہ کے ملحقہ اضلاع ۲۴ پرگنہ ہگلی ہوڑہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں کی فرقہ وارانہ صورت حال سے متعلق نہایت تکلیف دہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ہماری اطلاع کے مطابق کلکتہ میں صورت حال قابو سے باہر ہے وزیر اعلیٰ مغربی بنگال مسٹر پی سی سین نے کل جو بیان شائع کیا ہے اس میں یہ بات تسلیم کی ہے اور صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے وزیر اعلیٰ کے بیان کے مطابق فوج شہر کے علاقوں کا نظم و نسق پوری طرح سے سنبھال رہی ہے اور مزید فوج کی آمد پر کچھ مزید علاقوں پر بھی مارشل لاء نافذ کر دیا جائے گا۔ کلکتہ اور دوسرے مذکورہ بالا اضلاع میں وسیع پیمانے پر مسلمانوں کو قتل اور ان کی املاک کو نذر آتش کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے ہلاک شدگان کی تعداد دو سو بتائی ہے اور صرف کلکتہ میں آتش زنی کے حادثات کی تعداد دو سو بیان کی گئی ہے غیر سرکاری اندازے کے مطابق کلکتہ اور دوسرے اضلاع میں قتل اور لوٹ مار کے حادثات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

قتل اور لوٹ اور تباہی کے ان احمقانہ اقدامات کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں خوف و ہراس کا یہ عالم ہے کہ صرف کل ہی مغربی بنگال کے اضلاع سے مشرقی پاکستان میں چودہ ہزار مسلم مہاجرین وارد ہوئے ہیں اور مہاجرین کی تعداد بیس ہزار ہو گئی ہے حکومت مشرقی پاکستان نے ضبط قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا ہے اور کرتی رہے گی لیکن آپ یہ تسلیم کریں گے کہ خوفزدہ ہندوستانی مسلم مہاجرین جب یہ حجم غفیر مشرقی پاکستان کے اضلاع میں اپنی دردناک کہانیوں کے ساتھ پہنچے گا تو حکومت مشرقی پاکستان کو ضبط امن کی کس قدر سنگین صورت حال سے دوچار ہونا پڑے گا مغربی بنگال کی حالیہ تشویش انگیز اور اشتعال انگیز صورت کے باوجود پاکستان کے لوگ فرقہ وار امن برقرار رکھنے کی عظیم ضرورت پر زور دے رہے ہیں میں پرزور درخواست کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ حکومت ہند اور حکومت مغربی بنگال کلکتہ اور دوسرے مقامات پر امن بحال کرنے کے لئے فوری طور پر موثر اقدام کرے گی میں یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مغربی بنگال کے اکثریتی فرقے کے لوگوں نے مغربی بنگال سے مسلمانوں کو مشرقی پاکستان میں دھکیلنے کے لئے جو قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے انہیں یہ حوصلہ افزائی حکومت ہند کی اس پالیسی سے ہوئی ہے جس پر وہ ہمارے احتجاجات اور اپیلوں کے باوجود عمل کر رہی ہے اور مشرقی پاکستان سے ملحق سرحدی اضلاع کے ہندوستانی مسلمانوں کو جبراً بے دخل کر رہی ہے ان مہاجرین کی تعداد دسمبر کے آخر تک ۹۵۰۱۳ تھی اور اب مغربی بنگال سے مزید بیس ہزار مہاجرین مشرقی پاکستان میں آگئے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ اس صورت حال کی سنگینی کو تسلیم کریں گے جو میری حکومت کے لئے پیدا کر دی گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کی حکومت مغربی بنگال میں امن و ضبط بحال کرنے کے لئے ایسے فوری اقدامات کرے گی جن سے مسلم اقلیت کے دلوں میں احساس سلامتی پیدا ہو اور یہ مہاجرین اپنے گھروں کو واپس جانے کے قابل ہوں مجھے کوئی شک نہیں کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ اس میں پاکستان اور ہندوستان دونوں کا وسیع مفاد ہے"

تقریب رخصتانہ

میرے چھوٹے بھائی عزیز فضل احمد بھٹی بی اے ولد چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی مرحوم سابق ہیڈ کاتب الفضل کا نکاح عزیزہ دلشہری پروین بی اے بنت چوہدری محمد اعظم صاحب صاحب لوتانوی سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸ر دسمبر ۶۳ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا اور مورخہ ۲۹ر دسمبر ۶۳ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں علاوہ دیگر احباب کے محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب مولانا ابوالعطاء صاحب حافظ مبارک احمد صاحب قاضی محمد فاضل صاحب شیخ مبارک احمد صاحب تالوی محمد الدین صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے شرکت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب نے دعا فرما کر تقریب کو اختتام پذیر فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(عبدالسمیع بھٹی جنرل مرچنٹ کنری ضلع تھرپارکر)

۲۔ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۶۴ء میرے فرزند اکبر عزیزم احمد اللہ خان سلمہ اللہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۱۳ر جنوری ۱۹۶۴ء کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی احباب ... بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث برکت بنائے

(علی احمد ٹھیکیدار سیکرٹری امور عامہ ربوہ)

ولادت

۱۔ میرے لڑکے محمد ارشد کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے اس کا نام محمد اشرف جاوید تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

(محمد اسماعیل کاتب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ ماسٹر اللہ دتہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گولے کی کو خدا تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب نومولود کے لئے دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس کی لمبی عمر عطا فرما کر خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد اعظم لوتانوی مولوی فاضل)

درخواست دعا

میں نے اس سال الیف اے پارٹ دوم کا امتحان دینا ہے قارئین الفضل اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ (ممتاز ناہید مبارک منزل دارالبرکات ربوہ)

نوٹ:- آنکھ خوشی کی بات ہے کہ ... الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینیجر)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے ضروری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان ڈال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس

تعلیم القرآن کلاس بموقعہ رمضان المبارک زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حسب سابق اس سال بھی منعقد ہوگی۔ قیام وطعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمے ہوگا تمام لجنات علی الاز جلد مطلع فرما دیں کہ کتنی ممبرات بھجوائیں گی مقامی مستورات زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہوں۔ کورس مندرجہ ذیل ہوگا:۔

۱۔ قرآن کریم کے دو سیپارے (ابتدائی مع ترجمہ ومعمولی تفسیر)

۲۔ حدیث کی کتاب نبراس المومنین

۳۔ اخلاقی مسائل

۴۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہمارا رسول

۵۔ فقہ کی کتاب ۔ فقہ احمدیہ حصہ اوّل

۶۔ عربی کی کتاب حصہ اوّل۔

موسم کے مطابق بستر ساتھ لائیں قرآن کریم۔ کتابیں کاپیاں پنسلیں سب چیزیں ساتھ لائیں تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام

یوم والدین کے سلسلہ میں جلسہ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر انتظام ایک اجلاس بسلسلہ "یوم والدین" مورخہ ۱۹؍جنوری ۶۴ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوگا صدارت کے فرائض محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور انجام دیں گے مولوی قدرت صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اس اجلاس میں حاضرین سے خطاب فرمادیں گے نیز مرکز سے مہتمم صاحب اطفال بھی تشریف لاکر حاضرین سے خطاب فرمادیں گے لاہور کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لادیں۔ ڈپٹی مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار البرکات کے زیر اہتمام

تربیتی نائٹ کلاس کا اجراء

ربوہ ——— مورخہ ۱۳؍جنوری ۱۹۶۴ء بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار البرکات ربوہ کی تربیتی نائٹ کلاس کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز مہتمم صاحب تعلیم کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعد ازاں مکرم نصر اللہ صاحب ناصر زعیم محلہ دار البرکات نے نائٹ کلاس کی غرض وغایت اور اس کے انتظامات پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد صاحب صدر نے محلہ وار نائٹ کلاسوں کے اجراء پر مکرم مہتمم صاحب مقامی کو مبارکباد دی اور اس قسم کی کلاسوں کو نوجوانوں کی تربیت کے ضمن میں بہت اہم قرار دیا اور خدام کو ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں نائٹ کلاس کے ایک استاد مکرم مولوی عبد الشکور صاحب شاہد نے تعارف القرآن کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں صاحب صدر نے کلاس کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

یہ کلاس ربوہ میں اپنی نوعیت کی چوتھی کلاس ہے قبل ازیں مجالس گولبازار، دار النصر اور فیکٹری ایریا کے زیر انتظام اس قسم کی کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ اس کلاس میں قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کے علاوہ کلام اور حدیث کے درس بھی دئے جائیں گے اور ردّ عیسائیت کے متعلق بھی لیکچر ہوں گے۔ قرآن مجید کا ترجمہ مکرم مولوی عبد الشکور صاحب شاہد پڑھائیں گے، کلام اور حدیث کے اسباق مکرم مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی دیں گے اور ردّ عیسائیت کے موضوع پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کے لیکچر ہوں گے۔ کلاس ۱۴؍جنوری سے ۲۵؍فروری تک جاری رہے گی۔ رمضان المبارک کے ایام میں کلاس رات کی بجائے نماز فجر کے بعد ہوا کرے گی۔ کلاس کے اختتام پر شامل ہونے والے خدام کا امتحان لیا جائے گا۔

ضروری اعلان

ایام جلسہ سالانہ میں ایک دوست نے جو کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ جن کے پاس ٹیپ ریکارڈر بھی تھا جس سے وہ تقریریں ریکارڈ کرتے رہے ہیں۔ خاکسار کو مبلغ بیس روپے قمر الانبیاء فنڈ میں جمع کروانے کے لئے دئے تھے ان کی رقم زیر کوپن $\frac{155}{14.1.64}$ قمر الانبیاء فنڈ میں جمع کروا دی گئی ہے وہ دوست اگر اس اعلان کو پڑھیں تو خاکسار کو اپنے نام سے اطلاع دیں تاکہ ان کے نام کا اندراج کروا دیا جائے۔ خاکسار شیخ مبارک احمد

دعائے نعم البدل

برادرم مکرم عبد الحفیظ صاحب سبزی فروش غلہ منڈی ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے ۱۴ اور ۱۵؍جنوری ۱۹۶۴ء کی درمیانی شب لڑکا عطا فرمایا جو تھوڑی دیر بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔ (حمید الدین کارکن دفتر الفضل ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۴)

درست ہے تو اپنی رائے سے دست بردار ہو جائے۔ مگر مودودی صاحب کو اصرار ہے کہ اپنے انفرادی فکر کے نتائج پر بھی قائم رہیں اور جماعت بھی آپ کے فکر ونظر سے آزاد رہے۔

اسلام ہی میں نہیں بلکہ ہر تحریک میں یہ تضاد نہیں چل سکتا اور ایسی جماعت جس کے امیر کے بعض نظریات دوامی طور پر جماعت کے فیصلوں سے مختلف چلے جائیں کبھی بنیان مرصوص نہیں بن سکتی۔ اور اس کا وہی حشر ہوتا ہے جو مودودی صاحب کا ہوا ہے۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم مرزا محمد عبد اللہ صاحب دفعدار دروش فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں بائیں ران میں شدید ٹیسیں پڑتی ہیں پیشاب کی تکلیف بھی بدستور ہے اسلئے جملہ احباب کرام سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا عبد الرشید

وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴